انہیں بیٹوں کی یہ ماں ہے کہ جنکی مدح کرتا ہوں
یہ دونوں جس کے موتی ہیں وہی کوثر ہے یہ دریا

جہاں میں آکے بھی جنت کے باشندوں میں شامل ہیں
جبھی تو مصطفیٰؐ فرماتے تھے انسیہؑ حورا

جبین فاطمہؑ کی ضو پہنچ جاتی تھی گردوں تک
جبھی تو نام رکھا تھا رسولؐ اللہ نے زہراؑ

وہ عصمت دار جو محشر میں بھی ہودج میں آئے گی
نظر کی تاب کس میں تھی مگر پھر بھی کیا پردا

ہماری مغفرت کی سیکڑوں راہیں نکالی ہیں
ہے تب تو راہ جنت آپ کی چادر کا ہر رشتا،

مقابل میں جلال و اقتدار بنت احمدؐ کے
کہاں وہ ہوگیا سارا عروج مریمؑ وحوّا

فقط حیدرؑ تھے مثل ان کے جبھی تو بعد شادی کے
علیؑ کے روئے نورانی کے آئینہ میں منھ دیکھا

رسولؐ اللہ کا انداز تھا بیٹی کے چلنے میں
جدھر سے خلق غافل تھی اسی جانب کو تھا سایا

فلک کے اوج کو نسبت ہے کیا زہراؑ کی رفعت سے
ہے گردوں سے کہیں اونچا نبیؐ کی آنکھ کا تارا

ثنا بیٹی کی احمدؐ کر گئے جو بس وہی حق ہے
حجاب نور حائل ہے نظر آتا ہے مجھ کو کیا

سفینہ فکر کا ساحل تلک فاطرؔ نہ آئے گا
یہ کشتی روک بِسۡمِ اللّٰہِ مَجۡرٖھَا وَ مُرۡسٰھَا

نوٹ:- علامہ نے یہ قصیدہ چودہ برس کی عمر میں کہا تھا۔

درسِ عمل

ابوالمعارف مولوی سید دلدار علی رازؔ اجتہادی مرحوم

گر نہیں جینے کی خواہش مر ہی جانا سیکھئے
موت سے آنکھیں لڑاکر مسکرانا سیکھئے

دیجئے شیروں کی صورت ڈٹ کے جاں میدان میں
تان کر سینہ جگر پر زخم کھانا سیکھئے

غرق کردے ظلم کا بیڑا سمندر بن کے جو
قطرۂ خوں وہ رگِ جاں سے بہانا سیکھئے

ظلم سے اغیار کے گر بچنے کی ہمت نہیں
صبر سے خنجر کے نیچے سر جھکانا سیکھئے

اپنا حق لینے کی کوشش کیجئے مثلِ حسینؑ
تاج و تختِ کفر کو ٹھوکر لگانا سیکھئے

غرقِ دریائے ندامت خود ہو قاتل، ہے یہ شرط
زیرِ خنجر اس طرح گردن جھکانا سیکھئے

عار ہے راہِ عمل میں بیٹھ جانا ہوکے لنگ
مثلِ عباسؑ جری شانے کٹانا سیکھئے

حشر تک بھولے نہ دنیا آپ کا جوشِ شباب
مثلِ اکبرؑ قلب پر برچھی کا کھانا سیکھئے

لیجئے معصوم اصغرؑ سے شجاعت کا سبق
روک کے گردن پہ پیکاں مسکرانا سیکھئے

جو ہوائے کفر کے جھونکوں میں بھی روشن رہیں
کربلا والوں سے وہ شمعیں جلانا سیکھئے

رازؔ گردابِ بلا میں زورقِ اسلام ہے
ڈوب کے خود خون میں بیڑا بچانا سیکھئے